بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

Regd. No. L. 5254

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ

عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ — لاہور

تار کا پتہ :- ڈیلی الفضل لاہور

فی پرچہ ڈیڑھ آنہ

یوم :- چہار شنبہ ۵ ربیع الثانی ۱۳۷۴ھ

جلد ۴۳/۸ ۲ فتح ۱۳۳۳ ہش ★ ۲ دسمبر ۱۹۵۴ء ★ نمبر ۲۱۵

پنجاب اسمبلی نے جنگلی پرندوں اور جانوروں کے تحفظ کا بل منظور کر لیا

لاہور یکم دسمبر۔ پنجاب اسمبلی نے آج تیسرے پہر جنگلی پرندوں اور جانوروں کے تحفظ کا بل منظور کر لیا ۔ ۔ ۔ میں جو قانون منظور کیا گیا تھا۔ موجودہ قانون اس کی جگہ لے گا۔ وزیر مال مسٹر مظفر علی قزلباش نے ایوان کو بتایا کہ موجودہ قانون جانوروں کے تحفظ کے لئے پہلے قانون سے زیادہ مفید ثابت ہوگا۔ قانون کی رو سے حکومت کو اختیار ہوگا کہ وہ شکار کے لئے مختلف جانوروں اور پرندوں کی تعداد ۔ ۔ کر دے۔ اس کی خلاف ورزی کرنے والے کو پہلے سے زیادہ سخت سزا دی جائے گی۔ جو پانچ سو روپے جرمانہ۔ یا چھ ماہ قید یا دونوں سزاؤں پر مشتمل ہوگی۔

اس سے قبل سپیکر نے ملک غلام نبی کو بے ضابطگی کرنے کی سزا میں سیشن کے باقی ماندہ دنوں میں غیر حاضر رہنے کا حکم دیا۔ سوالات کے وقفہ میں وزیر صنعت شیخ مسعود صادق نے بتایا کہ پارچہ کی صنعت میں پانچ لاکھ پانچ ہزار مزدور کام کر رہے ہیں۔ دیسی کھڈیوں کی تعداد ایک لاکھ اسی ہزار ہے۔ برقی کھڈیوں کی تفصیلات بتاتے ہوئے انہوں نے کہا کہ صوبے کی مختلف ملوں میں چار ہزار پانچ سو برقی کھڈیاں کام کر رہی ہیں۔ جن سے پچیس کروڑ گز کپڑا سالانہ تیار ہوتا ہے۔ ان کے علاوہ برقی کھڈیوں کے بہت سے چھوٹے چھوٹے یونٹ بھی کام کر رہے ہیں۔ برقی کھڈیاں اور دستی کھڈیاں مشترکہ طور پر صوبہ کی ضروریات کو پورا کر سکتی ہیں۔ امید ہے کہ جب دستی کھڈیوں کو برقی کھڈیوں میں تبدیل کر دیا جائے تو کپڑے کی افراط بھی ہو گی اور کپڑا سستا بھی ہو گا۔

وزیر اعلیٰ ملک فیروز خان نون نے ایوان کو بتایا کہ فسادات پنجاب کی تحقیقاتی عدالت نے مختلف افسروں کے متعلق جو سفارشات کی تھیں ان کے مطابق انہوں نے متعلقہ افسروں کی پرسنل فائلوں پر ان کے حق میں یا ان کے خلاف اندراج کرنے کا حکم دے دیا ہے۔

مغربی پاکستان کے یونٹ کی مجلس قانون ساز میں چھوٹے یونٹوں کو ساٹھ فیصدی نمائندگی دی جائیگی

کراچی کی بندرگاہ اور وہاں کے صنعتی و تجارتی علاقے مجوزہ یونٹ میں شامل ہونگے ۔ وزیر اعظم کی ماہانہ نشری تقریر

کراچی یکم دسمبر۔ وزیر اعظم مسٹر محمد علی نے کہا ہے کہ مغربی پاکستان کے یونٹ کی مجوزہ وفاقی مجلس قانون ساز میں موجودہ چھوٹے یونٹوں کو دس سال تک ساٹھ فی صدی نمائندگی دی جائے گی۔ حالانکہ آبادی کے لحاظ سے انہیں صرف چالیس فی صدی نمائندگی کا حق پہنچتا ہے۔ آج رات انہوں نے اپنی ماہانہ نشری تقریر میں بتایا۔ کہ مغربی پاکستان کی مجلس قانون ساز میں پنجاب دس سال تک چالیس فی صدی نمائندگی پر رضامند ہو گیا ہے۔ حالانکہ آبادی کے لحاظ سے اسے چھپن فی صدی نمائندگی کا حق پہنچتا ہے۔ پنجاب نے یہ مان کر حب الوطنی کے اعلیٰ جذبات کا ثبوت دیا ہے۔ اور اس کے لئے ہم اس کے ممنون ہیں ـــــ مسٹر محمد علی نے کہا کہ مغربی پاکستان کو ایک یونٹ میں متحد کرنے کے انتظامی پہلوؤں پر غور کرنے کے لئے ماہروں کی جو کمیٹی قائم کی گئی ہے۔ وہ بہت جلد اپنی رپورٹ حکومت کو پیش کر دے گی۔ اس رپورٹ پر غور کرنے کے لئے اس ماہ کی پندرہ تاریخ کو گورنروں بلوچستان میں گورنر جنرل کے ایجنٹ وزرائے اعلیٰ کی ایک کانفرنس منعقد کی گئی ہے وزیر اعظم نے یقین دلایا کہ عام عدالتی اور انتظامی ڈھانچے میں عوام کی سہولتوں کا پورا پورا خیال رکھا جائے گا ـــــ کراچی کی حیثیت کے متعلق وزیر اعظم نے کہا کہ اسے وحدت بنانے کا کوئی خیال نہیں ہے پاکستان میں صرف دو الگ یونٹ ہوں گے۔ مشرقی یونٹ اور مغربی یونٹ۔ کراچی کی بندرگاہ۔ صنعتی علاقے اور وہ حصے جہاں تجارتی اور صنعتی ادارے قائم ہیں۔ مغربی پاکستان کے یونٹ میں شامل ہوں گے۔ البتہ وہ حصے جن میں سکرٹریٹ، فیڈرل کورٹ، مرکزی پارلیمنٹ اور سرکاری ملازمین کے مکانات ہونگے وفاقی دار الحکومت میں شامل ہوں گے اور اس علاقے کی حدیں واضح طور پر معین کر دی جائیں گی۔ اور یہ علاقہ مغربی پاکستان کے یونٹ کے دائرہ اختیارات سے باہر ہوگا ـــــ اقتصادی مسئلوں کا جائزہ لیتے ہوئے وزیر اعظم نے کہا کہ پاکستان کی اقتصادی حالت میں عام بہتری ہونے کی نمایاں علامات ظاہر ہو رہی ہیں عام ضرورت کی اشیاء پر سے کنٹرول یا تو ختم کیا جا رہا ہے یا اسے نرم کیا جا چکا ہے۔ اس ضمن میں انہوں نے بتایا کہ ۱۹۴۳ء کے ہولناک قحط کے بعد اب پہلی مرتبہ مشرقی بنگال میں خوراک کی قیمتوں اور تقسیم پر سے کنٹرول ہٹا لیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ کپڑے کی بہم رسانی بھی آسانی سے ہونے لگی ہے۔ اور قیمتیں کم ہو گئی ہیں۔

مغربی پاکستان میں چاول اور گیہوں کی قیمتوں میں کمی کی جا چکی ہے۔ اس کے علاوہ ملکی کپڑے کی قیمتوں میں ساڑھے بارہ فیصدی کمی کی جا چکی ہے۔

تارکین وطن کے مقدس مقامات کی حفاظت

نئی دہلی یکم دسمبر۔ ہندوستان کے نائب وزیر آبادکاری نے آج پارلیمنٹ کے ایوان زیریں میں بتایا کہ حکومت پاکستان نے ملک کے تارکین وطن کے مقدس مقامات کی حفاظت اور دیکھ بھال برقرار رکھنے کے متعلق ریاستوں اور صوبوں کو ہدایات بھیجی ہیں۔ نائب وزیر خارجہ مسٹر چندا نے بتایا کہ مغربی سرحدوں کے جھگڑے کے بارہ میں ابھی دونوں حکومتوں کے درمیان بات چیت جاری ہے

مسٹر اصفہانی کراچی پہنچ گئے

کراچی یکم دسمبر۔ وزیر تجارت مسٹر ایم ۔ ایچ اصفہانی آج لنڈن سے کراچی واپس پہنچ گئے

برما میں جاپانی وفد

ٹوکیو یکم دسمبر۔ آج جاپانی پارلیمنٹ میں بتایا گیا کہ گیارہ ممبروں کا ایک وفد برما بھیجا گیا ہے جو دونوں ملکوں کے درمیان اقتصادی تعاون کے امکانات کا جائزہ لے گا۔

برما کے وزیر اعظم پیکنگ میں

پیکنگ یکم دسمبر۔ برما کے وزیر اعظم مسٹر اونو آج سرکاری دورہ پر پیکنگ پہنچے۔ ہوائی اڈہ پر وزیر اعظم چین مسٹر چو این لائی نے ان کا خیر مقدم کیا۔

جنوبی ویٹ نام کی اسمبلی!

سائیگاؤں۔ یکم دسمبر۔ جنوبی ویٹ نام کی کابینہ نے ملک میں ایک عارضی اسمبلی قائم کرنے کی تجویز کی ہے یہ اسمبلی اگلے سال کے شروع میں قائم ہو جائے گی۔

ہندوستان امن کے اصولوں پر پہلے خود عمل کرے

لزبن یکم دسمبر پرتگال کے وزیر اعظم نے کہا ہے کہ ہندوستان ساری دنیا میں امن کی تبلیغ کرتا پھرتا ہے۔ لیکن پہلے ان پر وہ خود عمل کرے انہوں نے کہا پرتگال کو یہ حق ہے کہ اس کے جو علاقے ہندوستان میں ہیں۔ ان میں وہ اپنی حکومت قائم رکھے اور امن سے رہے۔ وزیر اعظم نے شکایت کی کہ ہندوستان نے ایسی ایسی کارروائیاں کی ہیں جو سراسر ناجائز تھیں۔

آسٹریلیا میں ایٹمی تجربات

کینبرا یکم دسمبر۔ آسٹریلیا کی رسد کے وزیر نے آج کینبرا میں بتایا کہ برطانیہ اور آسٹریلیا کے افسران دور افتادہ اور بنجر علاقوں میں ایٹمی تجربے کرنے کی غرض سے جنوبی آسٹریلیا گئے ہیں

اخبار احمدیہ

ربوہ ۳۰ نومبر مکرم محترم خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب ناظر بیت المال پر فالج کا نیا حملہ ہوا ہے۔ جس کا اثر بائیں بازو اور ٹانگ پر محسوس ہو رہا ہے۔ اس کی وجہ سے آپ چلنے پھرنے بلکہ کھڑا ہونے سے بھی معذور ہو گئے ہیں احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ خانصاحب موصوف کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

لاہور یکم دسمبر حضرت حافظ سید مختار احمد صاحب شاہجہانپوری بدستور علیل ہیں۔ احباب حضرت حافظ صاحب کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درد دل سے دعا جاری رکھیں۔

مہاجرین فلسطین کے امدادی ادارے

نیویارک۔ یکم دسمبر اقوام متحدہ کی خاص کمیٹی نے یہ تجویز پیش کی ہے کہ مہاجرین فلسطین کے لئے امدادی ادارے مزید پانچ سال کے لئے جاری رکھے جائیں۔ اب یہ تجویز جنرل اسمبلی میں پیش کی جا ۔ ۔

ایڈیٹر روشن دین تنویر

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس میں طبع کرا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

کلام النبی صلے اللہ علیہ وسلم

سونے اور بیداری کے اوقات کی دعائیں

عن حذیفۃ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا اراد ان ینام قال باسمک اللھم اموت واحیی واذا استیقظ من منامہ قال الحمد للہ الذی احیانا بعد ما اماتنا والیہ النشور ؛ (صحیح بخاری)

ترجمہ :- حذیفہؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جب سونے کا ارادہ کرتے تو فرماتے۔ اے خدا میں تیرے ہی نام سے مرتا اور جیتا ہوں۔ اور جب آپؐ اپنی نیند سے بیدار ہوتے۔ تو فرماتے سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے مرنے کے بعد ہمیں زندہ کیا۔ اور اسی کی طرف اٹھ کر جانا ہے۔

کوئی احمدی تحریک جدید میں شامل ہونے سے محروم نہ رہے

اقتباس از پیغام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ

ہر احمدی جو اس تحریک میں حصہ لیتا ہے۔ اور پھر اپنے وعدہ کو پورا کرتا ہے۔ اور وقت پر پورا کرتا ہے لیظھرہ علی الدین کلہ کی پیشگوئی کا مصداق ہے اور بہت بڑا خوش نصیب ہے کہ خاتم النبیینؐ کی بعثت کی غرض کو پورا کرنے والوں میں شامل ہوتا ہے۔ اور محمدیؐ فوج کے سپاہیوں میں اس کا نام لکھا جاتا ہے۔ اور بد قسمت ہے وہ جس کو اس کا موقع ملا۔ اور وہ تحریک جدید میں شامل نہ ہوا۔ اسی طرح بد قسمت ہے وہ جس نے منہ سے تو اس میں شامل ہونے کا اقرار کیا۔ لیکن عملاً اس میں کمزوری دکھلائی۔

پس اے عزیزو! تم احمدیوں میں سے کوئی احمدی ایسا نہیں ہونا چاہیئے جو اس تحریک میں شامل نہ ہو۔ اور کوئی ایسا نہ ہونا چاہیئے۔ جو وعدہ کر کے اس میں کمزوری دکھائے۔ بلکہ چاہیئے کہ کوئی شریف الطبع اور نیک غیر احمدی بھی اس تحریک سے باہر نہ رہے خواہ ابھی اسے احمدیہ جماعت میں داخل ہونے کی جرأت نہ ہوئی ہو۔ (خاکسار مرزا محمود احمدؐ خلیفۃ المسیح الثانی

(مرسلہ ریاض احمد اختر سکرٹری تحریک جدید مجلس خدام الاحمدیہ بلاک ج ربوہ)

تحریک جدید کے دفتر اول کے سابقون الاولون

کی انیس سالہ فہرست میں جن احباب کے ذمہ کچھ بقایا ہے۔ ان کو دفتر بقایا کی اطلاع دے رہا ہے تا وہ اپنا بقایا صاف کر کے اپنا نام فہرست میں درج کروالیں۔ احباب کو چاہیئے۔ کہ بقایا کے ادا کرنے میں فوری توجہ فرماویں۔ تا ان کا نام فہرست سے نکل نہ جائے۔

(وکیل المال تحریک جدید)

خدام کے لئے زریں ارشادات

ماہنامہ "خالد" کے دسمبر کے شمارہ میں جو یکم دسمبر کو شائع ہو رہا ہے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع کے موقعہ پر افتتاحی تقریر اور مجلس شوریٰ خدام الاحمدیہ کے فیصلہ جات شائع ہو رہے ہیں۔ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے ان زریں ارشادات کا ہر خادم کے پاس ہونا ضروری ہے لہذا قائدین و زعماء خدام الاحمدیہ اس کی زیادہ سے زیادہ اشاعت کا انتظام کریں۔

(محمد صدیق مہتمم اشاعت مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خدا تعالیٰ پر بھروسہ کرنے کی حقیقی راہ

جو لوگ اپنی قوت بازو پر بھروسہ کرتے ہیں اور خدا تعالےٰ کو چھوڑ دیتے ہیں۔ ان کا انجام اچھا نہیں ہوتا۔ خدا تعالےٰ پر بھروسہ کرنے کے یہ معنے نہیں کہ ہاتھ پیر توڑ کر بیٹھ رہے۔ بلکہ خدا تعالےٰ کے پیدا کردہ اسباب سے کام لینا، اور اس کے عطا کردہ قویٰ کو کام میں لگانا۔ پھر نتیجہ کے لئے خدا تعالےٰ پر بھروسہ کرنا یہی حقیقی راہ ہے۔ اور خدا تعالےٰ کی قدر ہے۔ جو لوگ خدا داد قویٰ سے کام نہیں لیتے۔ اور صرف منہ سے کہدیتے ہیں۔ کہ ہم خدا تعالےٰ پر بھروسہ کرتے ہیں وہ جھوٹے ہیں۔ اور وہ خدا تعالےٰ کی قدر نہیں کرتے۔ بلکہ خدا تعالےٰ کو آزماتے ہیں۔ (ملفوظات)

جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ

جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ مورخہ ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر بروز اتوار۔ سوموار اور منگل) مرکز سلسلہ ربوہ میں منعقد ہوگا۔ انشاء اللہ تعالےٰ

احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں جلسہ میں شریک ہونے اور اس کی برکات سے مستفید ہونے کی کوشش فرمائیں۔

(ناظر دعوۃ و تبلیغ سلسلہ عالیہ احمدیہ ربوہ ضلع جھنگ)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ملاقاتوں کے متعلق ضروری اعلان

بعض احباب غیر ضروری امور کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی ملاقات کے لئے تشریف لے آتے ہیں۔ اس طرح ضروری اور اہم امور کے لئے بہت تھوڑا وقت رہ جاتا ہے۔ آج کل بجٹ صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید زیر غور ہے۔ اس کے لئے ایک دن عام ملاقاتوں کا وقت پہلے رکھا جاتا ہے۔ اور دوسرے دن بجٹ پہلے رکھا جاتا ہے۔ اور اگر وقت بچ رہے۔ تو انفرادی ملاقاتیں ہو سکتی ہیں۔ مگر وہ بھی اہم اور ضروری نوعیت کی۔

لہذا بذریعہ اعلان ہذا احباب سے درخواست کی جاتی ہے۔ کہ وہ اس امر کو ملحوظ رکھیں اور بلا ضرورت تشریف لا کر اپنے وقت کو ضائع نہ کریں۔

(پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ)

احباب میٹرک پاس نوجوانوں کو جامعہ احمدیہ میں داخل کروائیں

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے یہ معلوم فرما کر کہ امسال جامعہ احمدیہ میں صرف ایک میٹریکولیٹ طالب علم داخل ہوا ہے۔ ۸ر اکتوبر ۱۹۵۴ء اور اس کے سلسلہ میں ۱۵ر اکتوبر ۱۹۵۴ء کے خطبہ جمعہ میں وقف کی اہمیت کی طرف جماعت کو توجہ دلائی۔

احباب نے یہ خطبے پڑھ لئے ہوں گے۔ اب ہم منتظر ہیں کہ جماعت اپنے فرض کو پہچان کر میٹرک پاس نوجوانوں کو خدمت دین کے لئے جامعہ احمدیہ میں داخل کرائے۔

ضلع کے امراء صاحبان سے امید ہے کہ وہ کم از کم ایک ایک میٹریکولیٹ طالب علم اپنے اپنے ضلع سے جامعہ احمدیہ میں داخل ہونے کے لئے بھجوا کر اپنی ذمہ داری سے ایک حد تک عہدہ برآ ہوں گے بہتر تو یہ ہے کہ ایسے طلباء کا خرچ جماعتیں خود برداشت کریں۔ لیکن اگر کسی ضلع کے لئے اس میں دشواری ہو تو جامعہ احمدیہ ایسے طالب علموں کو وظیفہ دینے کے لئے بھی تیار ہے

امید ہے کہ ضلع کے امراء کوشش کر کے ایک ایک طالب علم جامعہ احمدیہ میں داخل کرنے کے لئے فوراً بھجوانے کا انتظام کریں گے۔ اللہ تعالےٰ ان کی کوششوں کو کامیاب فرمائے۔ آمین

(پرنسپل جامعہ احمدیہ احمد نگر ضلع جھنگ)

روزنامہ الفضل لاہور
مورخہ ۲ دسمبر ۱۹۵۴ء

بوکھلاہٹ

کچھ دن ہوئے الفضل میں یہ انکشاف کیا گیا تھا۔ کہ اسلامی جماعت کا ایک خفیہ وفد جو چار آدمیوں پر مشتمل ہے۔ امریکہ کا دورہ کر رہا ہے۔ یہ اطلاع ہمیں باوثوق ذرائع سے ملی تھی۔ ہمارے انکشاف پر جماعت اسلامی کے ترجمان روزنامہ "تسنیم" نے سخت دھاندلی مچائی تھی۔ اور لکھا تھا کہ

شرافت اور دیانت کا تقاضا یہ ہے کہ
یا تو ان الزامات کا ثبوت بہم پہنچائے اور
یا ...... (تسنیم ۹ نومبر ۱۹۵۴ء)

جماعت اسلامی کے اس ترجمان نے دھاندلی مچانے میں جس اسلامی اخلاق کا مظاہرہ کیا۔ ہم نے ہمیشہ کی طرح اسے نظر انداز کرتے ہوئے یہ خیال کیا کہ عوام کی آنکھوں سے حقیقت کو چھپانے کے لئے یہ غبار اڑایا جا رہا ہے۔ مگر جیسا کہ کہتے ہیں کہ "جادو وہ جو سر پر چڑھ کر بولے"۔ تسنیم نے اس راز کو چھپانے کی کوشش میں بھی اپنے ماضی کو خود ہی فاش کر دیا۔ چنانچہ جلد ہی ۱۰ نومبر ۱۹۵۴ء کے تسنیم میں کسی سراج الدین ــ سواتی کی طرف سے "امریکہ کے مخفی دورہ" کے زیر عنوان ایک مراسلہ شائع کیا۔ جو لفظ بہ لفظ ذیل میں درج کیا جاتا ہے

مکرمی!
روزنامہ تسنیم کے ۷ نومبر ۱۹۵۴ء کی اشاعت میں قادیانی اطلاعات سے متعلق یہ جملہ نظر سے گزرا کہ "اسلامی جماعت کا ایک وفد جو چار آدمیوں پر مشتمل ہے۔ امریکہ کا دورہ کر رہا ہے"۔

اس وفد کے متعلق میری جو معلومات ہیں وہ عرض کئے دیتا ہوں تبلیغی جماعت کا ہر سال ایک اجتماع عام ہوتا ہے۔ اور اس اجتماع عام میں مختلف ممالک میں وفود بھیجنے کا انتظام کیا جاتا ہے۔ اس سلسلے میں ہر شخص کی تعلیمی اور مالی صلاحیت کا خاص طور پر خیال رکھا جاتا ہے۔ اور اسی کے مطابق اسے مناسب جگہ بھیجا جاتا ہے۔ اس سال بھی غالباً مئی یا جون ۱۹۵۴ء میں بمقام رائے ونڈ (پنجاب) اجتماع ہوا۔ اور چار افراد کو ان کی اعلیٰ صلاحیتوں کی بنا پر امریکہ بھیجنے کا فیصلہ کیا گیا۔ چونکہ یہ لوگ نہایت سنجیدہ اور دینی و اخلاقی لحاظ سے جماعت اسلامی کے ارکان کی طرح اعلیٰ کردار کے مالک ہیں۔ نیز اسلام کے متعلق یہ لوگ وہی نظریہ رکھتے ہیں جو جماعت اسلامی کا ہے۔ لہذا ایک اجنبی شخص کے لئے ان لوگوں اور جماعت اسلامی کے ارکان میں امتیاز کرنا مشکل ہوتا ہے۔ ان لوگوں اور جماعت اسلامی کے افراد میں صرف طریق کار کا اختلاف ہے۔ قادیانی لوگ چونکہ حقیقی اسلام کو اپنے مصنوعی اسلام کے لئے خطرہ سمجھتے ہیں۔ لہذا ہر وہ فرد یا جماعت جو حقیقی اسلام کی علمبردار ہو۔ قادیانیوں کی نظر میں جماعت اسلامی سے کم خطرناک نہیں ہے۔

سراج الدین ــ سواتی

اس مراسلہ کا حرف حرف ظاہر کرتا ہے کہ یہ مصنوعی ہے۔ اور جو انکشاف الفضل میں چار آدمیوں کے مخفی دورہ کے متعلق کیا گیا تھا۔ اس کو نہایت باریک جالی کے پردہ سے چھپانے کی کوشش ناکام ہی نہیں۔ بلکہ جوش اخفا میں خود ہی بوکھلاہٹ میں اپنا پردہ چاک کر دیا ہے۔

کہتے ہیں کوئی دیہاتی مرغا لا رہا تھا۔ مگر اس کو ڈر تھا کہ نمبردار دیکھے گا تو چھین لے گا۔ کسی نے سمجھایا کہ مرغا چادر کے نیچے بغل میں داب لے۔ اور نمبردار کے گھر کے پاس سے "دبڑ دبڑ" کرتے ہوئے گزر جانا۔ چنانچہ جب وہ اس طرح مرغا بغل میں چھپائے نمبردار کے پاس سے گزرنے لگا۔ تو منہ سے "دبڑ دبڑ" کرنے لگا۔ نمبردار نے اس غیر معمولی بات کو دیکھ کر ڈانٹا کہ "ابے یہ کیا ہے" تو دیہاتی جھٹ بول پڑا "جناب مرغا ہے"۔ سو یہی حال تسنیم کا ہے۔ جب الفضل نے انکشاف کر دیا تو بوکھلاہٹ میں یہ "کاشف الاسرار" مراسلہ چھاپ دیا ہے۔ "جناب اسلامی جماعت کے آدمی نہیں۔ اسلامی جماعت کی خو بو رکھنے والے آدمی ہیں۔ جو امریکہ کا "مخفی" دورہ کر رہے ہیں"۔ اس طرح "تسنیم" نے اپنی بریت کے لئے جو بڑے بڑے دلائل دیئے تھے مثلاً "اسلامی جماعت والوں کو تو حکومت پاسپورٹ ہی نہیں دیتی وغیرہ" ان سب کا خود ہی جواب مہیا کر دیا ہے۔ اگر یہ چار آدمی مومنوں کی طرح اپنے نام پر ہی امریکہ جاتے تو "مخفی دورہ" وہ کر ہی کس طرح سکتے تھے؟

اس مراسلہ کے بعد اب "تسنیم" مورخہ ۷ نومبر کے "تکلف برطرف" کا حسب ذیل ٹکڑا ملاحظہ ہو۔

"امریکہ میں جماعت اسلامی کے وفد کے دورے کا تذکرہ اس سے پہلے بھی قادیانی حلقوں کی طرف سے کیا جا چکا ہے۔

لاہوری پارٹی کے ایک ممتاز رکن نے ایک برس ہوا اس قسم کی بات کہی تھی۔ کئی ماہ ہوئے لاہور کے ایک مرزائی اخبار نے بھی اس کا اشارہ کیا تھا۔ اور اب مرزا صاحب کہتے ہیں کہ:۔

ہمارے آدمیوں نے اطلاع دی ہے کہ جماعت اسلامی کا ایک وفد جو چار آدمیوں پر مشتمل ہے امریکہ کا مخفی دورہ کر رہا ہے۔

لعنۃ اللہ علی الکاذبین یعنے یہ وفد اب تک دورہ کر رہا ہے۔ اور لٹے جا رہا ہے۔ اور پھر دورہ مخفی ہے جس کی خبر صرف قادیانیوں کو ہوتی ہے۔ کیا مرزا صاحب اپنی اطلاع کو صحیح ثابت کرنے کے لئے اس وفد کے ارکان کے نام بتا سکتے ہیں۔ کیونکہ جماعت اسلامی کو اس کی اب تک اطلاع نہیں۔ ذرا معلوم تو ہو کہ وہ کون اللہ کے بندے ہیں۔ جو جماعت اسلامی کی طرف سے یہ کار خیر سر انجام دے رہے ہیں۔ کہیں وہ قادیانی ایجنٹ ہی تو نہیں۔ یہ بھی خدا کی قدرت ہے کہ قادیانی جماعت جس کے مشن امریکہ میں موجود ہیں۔ اور جس کے آدمی سفارت خانوں میں ملازم ہونے کے باوجود اپنی جماعت کی تبلیغ کرتے رہتے ہیں۔ (بقول مسٹر حمید نظامی مدیر "نوائے وقت" اس کا سب سے بڑا آدمی) جماعت اسلامی پر جھوٹا الزام لگاتا ہے۔ اور نہیں سمجھتا۔ کہ اسے کون باور کرے گا۔"

(تسنیم ۷ نومبر ۱۹۵۴ء)

کیا ہم مدیر "تسنیم" سے پوچھ سکتے ہیں کہ یہ "چار آدمی" جو اسلامی جماعت کی خو بو رکھتے ہیں" قادیانی ایجنٹ" ہیں پھر "تسنیم" کی اشاعت مورخہ ۲۷ نومبر ۱۹۵۴ء میں تیسرے صفحہ پر "اسلام امریکہ میں" کے زیر عنوان جو ایک نوٹ شائع ہوا ہے۔ جس میں امریکہ کے مسلمانوں کی تاریخ۔ تعداد اور حالات بتلائے گئے ہیں۔ اور جس میں احمدیوں کے متعلق اسلامی جماعت کی ذہنیت کا پردہ اس طرح چاک ہوتا ہے کہ

"ان سب سوسائٹیوں کے علاوہ قادیانیوں کا مشن بھی زوروں پر ہے۔ جس کا نام مسلم سوسائٹی آف یو ایس اے ہے۔ جو گرانٹ بلڈنگ سان فرانسسکو میں ہے۔ ان کے ہڑبونگ نے مسلمانوں اور امریکنوں کو پریشان کر دیا ہے وہ سوچنے پر مجبور ہیں کہ کس کے ہاتھ سے مسلمان ہوں۔ قادیانیوں نے ایک ہوشیاری یہ کی ہے کہ نبوت کا جھگڑا پہلے نہیں شروع کیا۔ بلکہ مرزا غلام احمد کو ایک مذہبی لیڈر کی حیثیت سے پیش کیا ہے۔ اگر مسلمانوں نے توجہ سے کام لیا۔ اور قادیانی دجل کو بے نقاب کر سکے۔ تو اسلام اصلی حالت میں امریکنوں میں سرایت کر جائے گا۔" (تسنیم ۲۷ نومبر ۱۹۵۴ء)

کیا یہ نوٹ اسی مخفی وفد کے ارکان کا مہیا کردہ نہیں؟ اگر نہیں ہے تو اس نوٹ کے مصنف کا نام کیوں نہیں ظاہر کیا گیا؟ کیا مصنف کے نام کو مخفی رکھنے سے یہ نتیجہ نہیں نکلتا۔ کہ "وفد" چونکہ مخفی ہے۔ اس لئے یہ اطلاع ان کے نام سے شائع نہیں ہونی چاہیئے تاکہ پاکستان کے بھولے بھالے مسلمانوں کو یہ پتہ نہ لگ جائے کہ پاکستان کی "اسلامی جماعت" پاکستان میں وہی کارنامہ سرانجام دے رہی ہے۔ جو مصر میں اخوان المسلمون دے رہے ہیں۔ اور جنہوں نے ایک طرف انگریزوں۔ دوسری طرف کمیونسٹوں اور تیسری طرف "اسرائیل" سے گٹھ جوڑ کیا ہے۔ اور چوتھی طرف مسلمانوں کو اسلام کے نام پر فریب دے رکھا ہے۔ جب اخوان المسلمون یہ "بوقلموں" پارٹ ادا کر سکتے ہیں۔ تو کیا جماعت اسلامی جو اخوان المسلمون کے نقش قدم پر چلنا فخر سمجھتی ہے۔ اور حکومت پاکستان کے علی الرغم جو مصر کی موجودہ حکومت کو تسلیم کرتی ہے مصری حکومت کے دشمن اخوان کی حمایت کر رہی ہے۔ اور جس کی امریکہ میں ریشہ دوانیوں کا انکشاف خود اس کی بوکھلاہٹ سے ہو جاتا ہے۔ کیا اس اسلامی جماعت سے یہ بعید ہے کہ وہ جلب زر کے لئے ایک طرف کمیونسٹوں سے اور دوسری طرف امریکہ سے ڈانڈے ملا رہی ہو۔ خاصکر جبکہ امریکہ کو یہ یقین ہے کہ اسلام کمیونزم کے خلاف ہے۔ تو کیا اسلام کے نام پر "مخفی وفد" کے ذریعہ اس سے جلب زر کرنا بعید از قیاس ہے۔ درآنحالیکہ یہ بھی حقیقت ہے کہ جماعت اسلامی امریکی حکومت سے لٹریچر فروشی کے پردہ میں روپیہ لیتی ہے۔

چنانچہ "ملت" نے جب اپنی اشاعت ۹ نومبر ۱۹۵۴ء کے "ذکر و فکر" کے کالم میں لکھا کہ

"تعجب ہے کہ صالحین" امریکی امداد کے نام سے بھاگتے کیوں ہیں۔ آخر انہوں نے امریکہ سے اپنے لٹریچر کی کمیشن ہی لی ہے کوئی سود تو نہیں لیا۔"

تو "تسنیم" اس امر میں بالکل خاموش ہو گیا۔ اور اس نے کوئی جواب نہ دیا۔ جس سے ثابت ہے۔ کہ جماعت اسلامی امریکہ سے روپیہ ضرور لیتی ہے۔ مگر اس کو لٹریچر کی قیمت کا نام دیتی ہے۔

المختصر جماعت اسلامی کا ترجمان "تسنیم" اس سے انکار نہیں کر سکتا۔ کہ امریکہ میں چار آدمیوں پر مشتمل ایک وفد "مخفی" دورہ کر رہا ہے۔ جن کا کردار اور نظریہ بعینہٖ وہی ہے۔ جو اسلامی جماعت کا ہے۔ جماعت اسلامی کا ترجمان "تسنیم" ان آدمیوں کے ناموں کو اور ان کی سرگرمیوں کو چھپاتا ہے۔ لٹریچر فروشی کے پردہ میں امریکی حکومت سے روپیہ وصول کیا جاتا ہے۔ کیا ان حقائق کی موجودگی میں الفضل کے انکشاف پر تسنیم کی دھاندلی کے یہ معنے نہیں۔ کہ وہ شور و غوغا کا غبار اڑا کر ان حقائق کو جو خود اس کی بوکھلاہٹ سے طشت از بام ہو گئے ہیں چھپانے کی کوشش کر رہا ہے؟

مقدمات قضا کے متعلق ضروری اعلان

جلسہ سالانہ کے ایام قریب آ رہے ہیں اور ایسے دوست جن کے مقدمات قضا میں دائر ہیں درخواستیں دے رہے ہیں کہ ان کی تاریخیں ایام جلسہ میں رکھی جائیں۔ مخصوص ایام جلسہ میں تو کوئی سماعت نہیں ہو سکتی۔ ایام جلسہ کے کچھ دن پہلے یا بعد جس قدر ضروری دلازمی تھیں وہ رکھی جا چکی ہیں۔ اب دوست مزید درخواستیں روانہ نہ کریں۔

(ناظم دار القضا ربوہ)

انڈونیشیا میں جماعت احمدیہ کی کامیاب تبلیغی مساعی

انڈونیشین زبان میں قرآن کریم کا ترجمہ ۔ سالانہ کانفرنس ۔ ساڑھے چھ سو افراد کی قبولِ احمدیت

مختصر سالانہ کارگزاری احمدیہ مشن انڈونیشیا

(از مکرم حافظ قدرت اللہ صاحب مبلغ سلسلہ مقیم انڈونیشیا)

قائم مقام رئیس التبلیغ

نومبر ۱۹۵۳ء میں مکرم سید شاہ محمد صاحب کچھ عرصہ کے لئے پاکستان تشریف لے گئے۔ اور ان کے بعد مکرم مولوی عبدالواحد صاحب مولوی فاضل کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے قائم مقام رئیس التبلیغ مقرر فرمایا۔

عرصہ زیر رپورٹ میں انڈونیشیا کے مختلف علاقوں میں ۹ مشن باقاعدہ طور پر کام کرتے رہے۔ جن میں ۳ سماٹرا میں اور ۶ جاوا میں تھے۔ کام کرنے والے مبلغین کی تعداد ۹ رہ ہے۔ اور پھیلی ہوئی کل جماعتوں کی تعداد ۲۷ ہے۔ مرکزی مشن جاکرتا میں ہے۔ جہاں رئیس التبلیغ کا قیام ہے۔

جماعت انڈونیشیا کے لئے یہ بہت خوشی کا اور خوش قسمتی کا مقام ہے۔ کہ امسال یہاں کے مبلغین میں مکرم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب مولوی فاضل بی۔ اے کا اضافہ ہوا ہے۔ جن کے آنے سے تمام جماعت میں ایک نئی زندگی۔ اور حرکت پیدا ہوگئی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے وجود کو بہت بڑی برکات کا موجب بنادے۔ آمین

سالانہ کانفرنس

سال کے اہم واقعات میں سے ہماری سالانہ کانفرنس ایک خاص امتیاز رکھتی ہے۔ ہماری گزشتہ سالانہ کانفرنس دسمبر کی آخری تاریخوں میں مغربی جاوا کے شہر بوگر میں منعقد ہوئی۔ جس میں نمائندگان جماعت کے علاوہ جملہ مبلغین کرام۔ اعلیٰ عہدہ داران اور دیگر احباب جماعت کثرت سے شریک ہوئے۔ اس کانفرنس سے متعلقہ خبریں ملک کے پریس اور ریڈیو پر متعدد بار نشر ہوئیں۔ نیز کانفرنس کے موقعہ پر بہت سی ممتاز شخصیتوں مثلاً پریذیڈنٹ ڈاکٹر سوکارنو۔ نائب صدر ڈاکٹر حتیٰ۔ گورنر مغربی جاوا وزیر تعلیم۔ وزیر مذاہب۔ وزیر داخلہ۔ اور ایئرفورس کے کمانڈر انچیف کی طرف سے پیغامات موصول ہوئے۔ اس کانفرنس کے اخراجات ۲۵ ہزار کے قریب تھے۔

تبلیغی مساعی

تبلیغی زندگی میں کچھ مزید حرکت پیدا کرنے کی غرض سے سال رواں کے ابتدا میں ایک تبلیغی کانفرنس بانڈونگ میں منعقد کی گئی۔ جس میں علاوہ مبلغین متعلقہ کے مغربی جاوا کی جماعتوں کے نمائندگان یعنے صدر صاحبان اور سکرٹریان تبلیغ اور بعض دیگر معززین جماعت نے شرکت کی۔ اور تبلیغ کے متعلق ضروری امور پر غور کیا۔ شریک ہونے والے نمائندگان کی تعداد ۶۰ کے قریب تھی۔

نمایاں کامیابی

تبلیغی میدان میں محض اللہ تعالیٰ ہی کے فضل وکرم سے امسال ہمیں ایک نمایاں کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ مغربی جاوا میں ۵۲۰ بالغ افراد پر مشتمل ایک گاؤں "مانس لور" قریباً سارا کا سارا احمدیت میں داخل ہوگیا ہے۔ فالحمد للہ علی ذالک۔ اس جگہ تبلیغ کی ابتدا اور اس کے بعد کے نتائج محض ایک معجزانہ رنگ اپنے اندر رکھتے ہیں۔ یہاں کے افراد نے احمدی ہونے کے بعد ایک بڑی اور نئی مسجد بنانے کا تہیہ کرکے اس کام کو شروع کردیا ہے۔ اس مسجد کا بنیادی پتھر مکرم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب کے ذریعہ رکھا گیا۔ جس کے بعد آپ نے بہت سے جمع شدہ احباب جماعت کے ساتھ لمبی اور پرسوز دعا فرمائی۔

مذکورہ بیعتوں کے علاوہ امسال مزید ۱۲۶ بیعتیں ہوئیں۔ اس طرح کل بیعتیں ساڑھے چھ صد کے قریب ہوئیں۔

لٹریچر

تبلیغی لٹریچر کے ضمن میں امسال علاوہ لوکل طور پر بعض پمفلٹوں کے شائع کرنے کے دو چھوٹی چھوٹی تبلیغی کتب زیر تکمیل ہیں۔ جو آئندہ چند ہفتوں تک مکمل ہو جائیں گی۔ ان میں سے ایک تو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا سیالکوٹ والا لیکچر "احمدیت کا پیغام" ہے۔ اور دوسرا پمفلٹ عیسائیوں کے متعلق ہے۔ جسے مکرم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب ترتیب دے رہے ہیں۔

انڈونیشین زبان میں قرآن کریم کا ترجمہ

اس کے علاوہ انڈونیشین زبان میں ترجمہ قرآن کریم کا عظیم الشان اور مقدس کام بھی حضور اقدس کے ارشاد اور ہدایات کے ماتحت انہی ایام میں شروع ہو رہا ہے۔ جہاں تک ترجمہ کا تعلق ہے۔ اس کام کو مکرم مولوی محمد صادق صاحب مبلغ سنگاپور نے انجام دے دیا ہے۔ و راب انڈونیشیا میں اس کی نظرثانی کی جائے گی۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمادے کہ آئندہ سال یہ کام مکمل ہو کر قرآن کریم شائع ہو جائے آمین۔

ڈچ ترجمہ قرآن کی مقبولیت

ڈچ ترجمۂ قرآن جو ہالینڈ سے شائع ہوا ہے۔ فروخت ہو کر یہاں لوگوں کے ہاتھوں میں پہنچ رہا ہے۔ اور لوگوں نے اپنی مخصوص خوبیوں کی بناء پر خراج تحسین وصول کر رہا ہے۔ یہ ترجمہ جہاں ظاہری لحاظ سے جاذب نظر ہے۔ وہاں اپنے علمی اور پُر معرفت دیباچہ کی بناء پر بھی پہلے شائع ہونے والے تمام تراجم قرآن سے ممتاز ہے۔

ڈچ ترجمہ قرآن کی ایک کاپی ایک ڈیپوٹیشن کی صورت میں جناب پریذیڈنٹ صاحب ڈاکٹر سوکارنو کی خدمت میں پیش کی۔ جسے انہوں نے شکریہ کے ساتھ قبول کیا۔ اور اس کام کی تعریف فرمائی۔ یہ خبر ریڈیو کے علاوہ پریس میں بھی آئی۔ اور متعدد اخبارات نے فوٹو شائع کئے۔

جماعت کا ماہوار رسالہ "سینار اسلام" تبلیغی لحاظ سے بھی اور جماعت کی تعلیم و تربیت کی غرض سے بھی مفید خدمات سرانجام دے رہا ہے۔ سال کے درمیانی عرصہ میں مالی حالت بہتر نہ ہونے کی وجہ سے اس رسالہ کی اشاعت میں کچھ تعطل رہا ہے۔ مگر اب پھر پوری باقاعدگی کے ساتھ نکلنا شروع ہوگیا ہے۔ اس کی ادارت کے فرائض اب مکرم مولوی عبدالواحد صاحب فاضل کے سپرد کئے گئے ہیں۔

جماعت کا سکول

گزشتہ سال سے مغربی جاوا کی ایک جماعت "پروکرتو" نے اس اہم کام کو شروع کیا۔ اور اب تک اس کام کو عمدگی سے چلا رہی ہے۔ اس سال جب اس کے پہلے سالانہ نتائج نکلے۔ تو وہ بھی امید افزا تھے۔ اس سکول میں فی الحال تین کلاسز مڈل سکول کی جاری کی گئی ہیں۔ جس میں اس سال ۳۰۰ طالب علم داخل ہوئے طلبہ زیادہ ہونے کے باعث متعدد فریق بنانے پڑے۔ اور بہتوں کی درخواستوں کو رد کرنا پڑا۔ یہ کام وہاں کی جماعت نے بغیر کسی مرکزی یا بیرونی مدد کے خود چلایا ہے۔ جو قابل تعریف ہے۔ اس کام میں ہمارے مبلغ حکیم عبدالرشید صاحب ارشد نے خوب دلچسپی سے کام کیا ہے فجزاہ اللہ احسن الجزاء

جماعت کی بڑھتی ہوئی ضرورتوں کے ماتحت یہاں کے موجودہ مرکز جاکرتا کی مکانیت ناکافی ثابت ہو رہی ہے۔ چنانچہ حضور اقدس کے ایماء سے بوگر شہر کے قریب ۱۵ ہزار مربع میٹر کا ایک قطعہ مرکزی ضروریات کے پیش نظر خریدا گیا ہے۔ جس کی قیمت کوئی ۳۸ ہزار انڈونیشین روپے ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے۔ کہ ہم بہتر رنگ میں اپنا یا مرکز بنانے کے قابل ہوسکیں۔ آمین

(باقی)

درخواست ہائے دعا

(۱) میری بڑی ہمشیرہ صاحبہ بڑے عرصہ سے بیمار ہیں احباب جماعت سے درخواست دعا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمائے۔ خاکسار عبدالرحمٰن بھٹہ سیکنڈ ایر ایم۔ بی بی ایس میڈیکل کالج لاہور

(۲) خاکسار کا چھوٹا بھائی اور اہلیہ بیمار ہیں۔ احباب درد دل سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ صحت عطا فرمائے۔ خاکسار لطیف احمد ظفر ساکن دہانہ راہو ملتان شہر

(۳) منشی امام الدین صاحب کے سر پر اور بدن پر کئی جگہ سخت چوٹیں آئی ہیں۔ دوستوں کی خدمت میں درخواست دعا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو کامل صحت دے آمین خاکسار محمد الطاف صدیقی پڈران نگر پیالکوٹ

(۴) میرے بھائی حمید الدین جگر کی خرابی کی وجہ سے بیمار چلے آرہے ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار بشریٰ خانم اوکاڑہ

(۵) میرا بھائی جاوید محمود بیمار ہے، احباب دعائے صحت فرمائیں۔ بشریٰ خانم اوکاڑہ

(۶) میرے چھوٹے بھائی حمید اللہ خان صاحب بی۔ اے بعارضہ ٹی بی بیمار ہیں۔ علاج کے ذریعہ الحمدللہ کافی فائدہ ہوا ہے۔ احباب ان کی کامل صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں۔ قاضی برکت اللہ بی۔ اے لاہور

(۷) محمد جمیل پسر حکیم محمد دین صاحب مصری شاہ لاہور کا ننھا بچہ بعارضہ اسہال تکلیف میں ہے۔ صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں۔ عبدالرحمٰن الہی پارک لاہور

عہدِ عباسیہ کا نظامِ ملکی

(از محمد طفیل صاحب منیر متعلم جامعۃ المبشرین ربوہ)

خلافت راشدہ کے زریں عہد اسلامی کے بعد ملوکیت کی ابتدا ہوئی۔ اور یہ ملوکی نظام اسلامی مقبوضات میں سینکڑوں سال تک جاری رہا۔ اور اب تک جاری ہے۔ عہد بنو امیہ کے بعد ۲۳۲ھ میں بنو عباس نے قوت پکڑ لی۔ اور عنانِ حکومت اپنے ہاتھ میں لی۔ عبداللہ السفاح عہد بنو عباسیہ کا بانی سمجھا جاتا ہے۔ حکومت عباسیہ کے دَورِ عروج میں ملکی نظام میں مرکزیت قائم تھی۔ حکومت کا محور بغداد تھا۔ یہیں سے تمام مملکت پر فرمانروائی کی جاتی تھی۔ عہد اموی کے گورنر حجاج بن یوسف اور زیاد بن ربیہ کی طرح عباسی گورنر مطلق العنان حاکم نہ تھے۔ اس کی وجہ سے انہیں اپنا اقتدار بڑھانے کا بہت کم موقع ملتا تھا۔ عہد عباسیہ میں عالم اسلامی میں اہم منصب افسر مالیات۔ ڈاکخانہ کا افسر اور قاضی تھے۔ دَورِ عروج میں گورنروں کے اختیارات وفرائض فوج کی قیادت اور نماز میں امامت تک محدود تھے۔

جب اس حکومت کا انحطاط بڑھ گیا۔ تو گورنر بغداد میں قیام کو ترجیح دیتے تھے۔ اور اپنی طرف سے صوبوں میں حاکم مقرر کر دیتے تھے۔ جو قائم مقام کی حیثیت سے وہاں حکومت کرتے تھے۔ خلافت عباسیہ جب انتہائی دورِ انحطاط سے گذر رہی تھی۔ اس وقت مرکز کی کمزوری سے فائدہ اٹھا کر بہت سے گورنر خود مختار بن بیٹھے تھے۔ اس زمانہ میں مصر میں دولت طولون اور دولت اخشیدیہ کی بنیاد پڑی۔ اور مشرق میں طاہریہ۔ صفاریہ۔ سامانیہ حکومتیں قائم ہوگئیں۔ اور اس عظیم الشان سلطنت کے اجزاء منتشر ہونے شروع ہو گئے۔

منصور عباسی کی سیاسی پالیسی اور دستور حکومت پر عباسیوں کا ہمیشہ عمل رہا۔ اسی دستور پر ان حکومتوں نے بھی عملدر آمد کیا۔ جو دولت عباسیہ کے ٹکڑے ٹکڑے ہونے کے بعد وجود میں آئی تھی۔ پروفیسر نکلسن رقمطراز ہیں:۔

"بغداد کی بعدار الخلافت کے اسباب ومحرکات نے پورے نظام حکومت میں ایک زبردست انقلاب پیدا کر دیا تھا۔ جو جدید حکومت کے لئے نہایت سودمند ثابت ہوا تھا۔ اموی حکمران عربوں کے جمہوری نظام کے علمبردار تھے۔ مگر عباسیوں نے اس شہنشاہی نظام کو اختیار کیا۔ جو عام طور سے مشرق میں رائج تھا جس سے اہل فارس داریوس اور اجزرسیس کے زمانہ سے مانوس تھے۔ یہی وجہ تھی۔ کہ عباسی ان پر مطلق العنانی کے ساتھ حکومت کر سکے۔ جس طرح ان سے پہلے ان پر آلِ ساسان کرتے تھے۔"

ہارون رشید کے زمانہ یعنی (۱۹۳ھ) تک دولت عباسیہ کا نظام حکومت استبدادی یا شاہنشاہیت پر مبنی رہا۔ ان ساٹھ سالوں میں اگرچہ محکموں کے افسروں اور خاندان شاہی کے ممتاز افراد سے غیر سرکاری حیثیت سے اہم معاملات میں مشورہ لے لیا جاتا تھا۔ مگر تمام قوت کا سرچشمہ فرمانروا کی ذات تھی۔ اور مملکت کے انتظام میں اس کو اقتدار اعلیٰ کی حیثیت حاصل تھی۔ اسی دور میں وزیر خلیفہ کا دایاں بازو خیال کیا جاتا تھا۔ اس کے اہم فرائض میں گورنروں کا معزول کرنا ان کا مقرر کرنا۔ مالیات کا انتظام اور امور خارجہ کی نگرانی تھی۔ وہ نظم ونسق میں خلیفہ کا قائم مقام ہوتا تھا۔ اور اسے فوجی اور شہری معاملات میں خلیفہ کی طرف سے کلی اختیارات حاصل تھے خلیفہ اور ریاست کی خیر خواہی اس کا فرض منصبی تھا۔ وزراء کے یہ اختیارات وفرائض عباسیہ کے ابتدائی دور میں تھے۔ لیکن جب امتداد زمانہ نے یہ ثابت کر دیا۔ کہ اتنی انتظامی ذمہ داریاں تنہا ایک شخص صحیح طور سے انجام نہیں دے سکتا۔ تو چند محکموں کا اضافہ کر دیا گیا۔ جو وزیر کو ملکی نظم ونسق اور مختلف صیغوں کی دیکھ بھال اور انتظامی امور میں سہارا دیتے ریاست کا نظم ونسق چند محدود قوانین کی بنیاد پر قائم تھا۔ جو موجودہ متمدن قوموں کے نظام سے بہت مشابہ تھا۔ بعض حیثیت سے وہ عہد جدید کے نظام سے زیادہ وسعتِ نظری کا حامل تھا۔

حکومت عثمانیہ کی طرح عباسیوں کے ہاں بھی حکومت کے چھوٹے بڑے عہدے مسلمانوں۔ یہودیوں اور عیسائیوں کو بلا کسی تفریق کے دیئے جاتے۔ عباسیہ اور بنی امیہ میں سب سے بڑی مابہ الامتیاز چیز یہی تھی۔ عباسیہ کے بعد مستقبل کی تمام اسلامی سلطنتوں کا یہی دستورِ عمل رہا۔ اور اس مساوات کو انہوں نے کبھی ترک نہیں کیا۔ گورنروں کو انتظامی معاملات میں خلیفہ کی طرف سے کلی اختیارات حاصل تھے لیکن مدنی اور عدالتی اختیارات مطلق نہ ہوتے تھے۔ بلکہ ان پر پابندیاں لگی ہوئی تھیں۔ اس کا خیال رکھا جاتا تھا۔ کہ گورنر کی میعاد حکومت طویل نہ ہونے پائے۔ اسی محدود مدت میں بھی ان کی طرف سے خطرہ پیدا ہو جاتا۔ تو فوراً معزول کر دیا جاتا۔ اور اسے نظم ونسق اور دوسرے امور کے بارے میں ایک مفصل رپورٹ پیش کرنا پڑتی تھی۔ اور اس کی دیانتداری اور صداقت میں معمولی سا شبہ تمام املاک ضبط کر لینے کے لئے کافی تھا۔ منصور کے عہد میں گورنر کی حیثیت برائے نام تھی۔ اور خلیفہ کے اشارہ پر گردش کرتا تھا۔ عدالت کے اختیارات قاضی کے ہاتھ میں ہوتے تھے۔ جن کی امداد کے لئے مقامی سر برآوردہ لوگوں کی جیوری مقرر تھی۔ اختیارات کی اس تحدید کے باوجود بعض گورنر اس زمانہ میں بھی خود مختارانہ حیثیت سے حکومت کرتے تھے۔ اس امتیازی حیثیت میں بعض مادی اتفاقات کا دخل تھا۔ خلیفہ کی حکومت "دیوانِ عزیز" کے نام سے منسوب تھی۔ اور وزیر اس دیوان کا نگران ہوتا تھا۔ محکموں کے افسروں کو بھی ایک زمانہ میں وزراء کہا جاتا تھا۔ یہ وزراء وزیر اعظم کے ماتحت ہوتے تھے معتصم اور واثق باللہ کے دَور میں نظام حکومت ہارون و مامون کے زمانہ سے مختلف نہ تھا۔ ان کے جانشینوں کے دَور میں بھی کوئی بنیادی تبدیلی نہ ہوئی۔ اور منصور کا دستور حکومت قائم رہا۔ تیسری صدی ہجری کے نصف آخر تک سے خلفاء عباسیہ کی شان وشوکت اور جاہ وجلال کا جنازہ اٹھ چکا تھا۔ مامون کے بیدار مغز اور پختہ کار خلفاء کا قحط رہا۔ اور حکومت کے نظام میں ابتری پھیلتی گئی۔ اس انحطاط کا اہم سبب بدنظمی اور محکمہ عدالت کا ضعف تھا۔ اس وقت گورنروں اور وزیروں کو من مانی کرنے اور عوام کے مفاد کو پامال کرنے سے روکنے والا کوئی نہ تھا۔

اقوالِ زرّیں

(از پرویز پروازی متعلم تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا

— وہ گناہ جس کے اول میں خوف ہو اور آخر میں عذر وہ بندہ کو حق تعالےٰ کے نزدیک کرتا ہے۔ اور وہ عبادت جس کے اول میں امن ہو۔ اور آخر میں غرور تو وہ بندہ کو حق سے باز رکھتی ہے۔

— مومن وہ ہے جو اپنے نفس کے ساتھ مقابلہ کرے۔

— عارف وہ ہے جو اپنے تعلق کو خدا تعالےٰ کے ساتھ قائم رکھے۔

— جو شخص نفس کو نفس کے لئے مجاہدہ میں ڈالتا ہے۔ وہ اللہ تعالےٰ کے کرامات تک پہنچ جائے گا۔

— پانچ آدمیوں کی صحبت سے پرہیز کرو۔ ایک جھوٹے سے کہ اس کے ساتھ ہمیشہ غرور میں رہوگے۔ دوسرے احمق سے کہ وہ ہرچند تیرا فائدہ چاہے گا۔ لیکن نقصان کرے گا۔ تیسرے بخیل سے کہ وہ تیرا بہترین وقت ضائع کرے گا۔ چوتھے بزدل سے کہ وہ وقت پر تجھے چھوڑ جائے گا۔ اور پانچویں فاسق سے کہ وہ تجھے ایک لقمہ کے عوض فروخت کر دیگا۔

حضرت اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:۔

— میں نے بلندی طلب کی تو اسے عاجزی میں پایا۔ میں نے سرداری کو چاہا۔ تو اسے سچائی میں پایا۔ میں نے فخر کو ڈھونڈا تو اسے فقر میں پایا۔ میں نے نسبت کو تلاش کیا۔ تو اسے پرہیزگاری میں پایا۔ میں نے بزرگی کو ڈھونڈا تو اسے قناعت میں پایا۔ اور میں نے بے پرواہی اور بے نیازی کی خواہش کی۔ تو انہیں توکّل میں پایا۔

حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:۔

— اے لوگو! اول وآخر قبر ہی ہے۔ قبر آخرت کی منزلوں میں سے ایک منزل ہے۔ اس جہان پر کیوں ناز کرتے ہو۔ جس کا نتیجہ یہ مٹی کا ڈھیر ہے۔ اور اس عالم سے کیوں خوف نہیں کھاتے۔ جس کا آغاز یہ مٹی کا تودہ ہے۔

— صبر کی دو اقسام ہیں۔ ایک تو بلا اور مصیبت پر صبر کرنا۔ دوسرے ان چیزوں سے بچنا جن سے حق تعالےٰ نے منع فرمایا ہے۔

— فکر ایک آئینہ ہے۔ جو تیری نیکیاں اور تیری بدیاں تجھے بتاتا ہے۔

— جس کی بات حکمت سے خالی ہے۔ وہ عین آفت ہے۔ جس کی خاموشی سرِ فکر نہیں ہے۔ وہ سب شہوت اور غفلت ہے۔ اور جو نظر سرِ عبرت نہیں ہے۔ وہ سب لہو ولعب ہے۔

— جس نے قناعت کی وہ لوگوں سے بے نیاز ہو گیا۔ جس نے لوگوں سے عزلت اختیار کی۔ اس نے سلامتی حاصل کی۔ اور جس نے اپنی خواہشات کو مغلوب کر لیا۔ وہ آزاد ہو گیا۔ جس نے حسد چھوڑ دیا۔ اس کی مودّت ظاہر ہوگئی۔ اور جس نے چند روز صبر کیا۔ اس نے ہمیشہ کے لئے برخورداری حاصل کی۔

— پرہیزگاری کے تین درجے ہیں۔ ایک تو یہ کہ آدمی بات نہ کرے۔ مگر حق چاہیئے۔ خواہ غصہ کی حالت ہو۔ یا رضا کی۔ دوسرے یہ کہ اپنے اعضاء کو ایسے افعال سے بچائے۔ جن میں خدا تعالےٰ کی ناراضگی ہو۔ اور تیسرے ان باتوں کا ارادہ کرے۔ جن میں اللہ تعالیٰ کی رضا ہو۔

— سب اعمال سے بہتر فکر و ورع ہے۔

— جو حکم کسی دوسرے کو دینا چاہو۔ پہلے خود اس پر عمل کرو۔

حضرت مالک دینار رحمت اللہ علیہ نے فرمایا:۔

— حق تعالےٰ نے امتِ محمدیہ کو دو چیزیں عطا کی ہیں۔ جو نہ جبرائیل کو دی گئی ہیں۔ نہ میکائیل کو۔ ایک یہ کہ فاذکرونی اذکرکم۔ یعنی جب تم مجھے یاد کرتے ہو۔ میں تمہیں یاد کرتا ہوں۔ اور دوسرے ادعونی استجب لکم۔ کہ جب تم دعا کرتے ہو۔ میں قبول کرتا ہوں۔

حضرت رابعہ عدویہ رحمہا اللہ علیہا نے فرمایا:۔

— اے فرزندِ آدم! آنکھوں کی راہ سے خدا کو نہیں پہنچ سکتے۔ زبان کی طرف سے بھی اس کی جانب راہ نہیں قوتِ سامعہ صرف سننے والی ہے۔ اور ہاتھ پاؤں محوِ حیرت ہیں۔ لیکن معاملہ دل کے ساتھ ہے۔ کوشش کرو کہ دل بیدار رہے۔ کیونکہ جب دل بیدار ہو گیا۔ تو اس نے حق کو پا لیا۔

حضرت فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:۔

— جو شخص حق تعالےٰ سے ڈرتا ہے۔ اس کی زبان گونگی ہو جاتی ہے

— جب حق تعالیٰ بندہ کو دوست بناتا ہے۔ تو اس کو بہت سی تکالیف دیتا ہے۔ اور جب اسے دشمن بناتا ہے تو اس پر دنیا فراخ کر دیتا ہے۔

آپ کا پوشیدہ دشمن

دھوپ چھاؤں سے کھیلتی ہوئی شاہراہِ حیات پر جو بل کھاتی ہوئی دور افق تک چلی گئی ہے۔ —— بے رنگ و بے نور خاکستروں کا قافلہ بڑھ رہا ہے۔ یہ افسردہ نظر اور پژمردہ جبیں لاکھوں انسان اور ان کی بے کیف زیست کا نقشہ "آس ٹوٹی ہوئی۔ زندگی بگڑی ہوئی۔ ہر طرف یاس ہی یاس" وہ کون ہے۔ جس نے انہیں لذتِ حیات سے محروم کر دیا ہے؟ اس پوشیدہ دشمن کا نام پریشانی ہے —— جب متاعِ زندگی کے بہت سارے اثاثہ کو لوٹنے والا زندگی کے بے شمار حادثات کا باعث یہی ہے آسمانی آفات، خدائی تازیانے، مہلک امراض اور بلائیں کسی کے ہاتھوں یہ اس قدر تباہ حال نہیں جتنا اس نے انہیں دھکا پہنچایا ہے۔ کاش یہ اسے پہچان لیں۔ تو پھر ان کے مرگھٹ کے بجھتے ہوئے دیوں کی طرح ٹمٹماتی آنکھیں ایک نئی چمک، ایک نئے عزم اور ایک نئے ولولہ کے ساتھ بھڑک اٹھیں گی۔ اور اس ویرانے سے نکلتے ہوئے ہر خاکستر کی گہرائیوں میں ایک ننھے سے پودے کی جڑیں پھیلنے لگیں گی —— اور ایک سرسبز و خوش رنگ پودا اُگ آئے گا۔ جس کی ہر شاخ میں ایک نیا پیغام ہوگا۔ ہر برگ رنگین میں زندگی ہو گی۔ ہر پھول میں زندگی ہوگی۔ ایک نئی زندگی

ڈاکٹروں کا تو خیال ہے کہ اسی سے نا حیاتی بیماریاں پیدا ہوتی ہیں۔ اور کچھ نہیں تو یہ ہماری توانائیوں کو لاحاصل کوششوں میں لگا کر انہیں تلف کر دیتی ہے۔ صحت کو گراتی، عمر کو گھٹاتی، اور زندگی کو حد درجہ قابلِ رحم بنا دیتی ہے۔ اگرچہ طب کے معجزات بھی اس کا درمان نہ بن سکے۔ لیکن ہماری یہ احد نصیحت اس کا مداوا بن سکتی ہے کہ ہر شخص اس کا علاج کر سکتا ہے۔

اس کا گھر انسانی ذہن ہے یہ در اصل ایک خام خیالی ہے۔ انسانی تصورات کی پستی اور گمراہی ہے ہم اپنے خیال کی روش بدل کر اپنے ادھیڑپن کی غلط ترکیب و طریق پر قابو پا کر اس پر غلبہ پا سکتے ہیں۔ اپنی اس دنیا کو بجائے تیرہ و تاریک کے روشن اور مسرت بخش بنا سکتے ہیں۔ اپنی اصلاح حال کر کے افسردہ، غمگین اداس، دلگیر، ملول و محزون رہنے کی بجائے شادمان، ہشاش بشاش اور مگن رہ سکتے ہیں۔ مگر اپنی پریشانیوں پر اسے اقتدار اور اختیار کو حاصل کرنے کے لیے ہمیں اس مغالطہ اور فریب کاری سے بچنا چاہیئے جس کی رو سے ہم خیال کرتے ہیں۔ کہ یہ صرف کمزوروں اور نامرادوں کا خاصہ ہے۔ یہ ایک قسم کی جھوٹی تسلی ہے۔ کہ اپنی ناکامیوں کے لئے غیب کی تحریروں کا سہارا لیں۔ اس کے برعکس پریشانی جو تعمیری ہو ایک مضمر قوت کی علامت ہے۔ جو کسی انسان کے متعلق یہ ظاہر کرتی ہے۔ کہ اسے اپنی زندگی اور مستقبل کا کس قدر خیال ہے۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ اس انسان کے گوشۂ دل میں کوئی قابلِ قدر کام انجام دینے کی آرزو جاگ اٹھی ہے۔ جو لوگ انسانی ترقی کے ہمالہ پر پہنچے۔ اور جنہیں شہرتِ دوام حاصل ہوئی وہ جبلی طور پر ذہنی کشاکش کے حیوان رہے ہیں۔ ان کے اذہان ہمیشہ الجھتے رہتے ہیں۔ تاہم ان میں سے ہر ایک کو اپنی زندگی کی کسی نہ کسی منزل میں اس سے اپنا دامن کھینچ کر قانع رہنا پڑا۔ اور اس کمزوری پر قابو پانے کی خود کو تعلیم دینی پڑی۔

چارلس اسپرجین انیسویں صدی کا ایک مشہور خطیب گزرا ہے۔ وہ کہتا ہے۔ جب پہلی بار عوام کے سامنے مجھے تقریر کرنی پڑی۔ تو کئی دن پہلے مجھ پر خوف طاری ہو گیا۔ جو اس حد تک پہنچ چکا تھا کہ میرے دل میں خیال آیا۔ کاش مقررہ دن سے پہلے میری ٹانگ ٹوٹ جاتی۔ اور اس بہانہ میں تقریر سے بچ جاتا۔ جب وہ منبر پر آیا۔ تو بہت زیادہ حواس باختہ تھا۔ چنانچہ اس کا وعظ مایوس کن حد تک خراب رہا لیکن جب اس کو اپنی کمزوری کا علم ہو گیا۔ اور اس نے اس پر قابو پا لیا۔ تو اس دن سے اس کے وعظ بہتر سے بہترین ہونے لگے۔ اور آخر کار اپنے زمانہ کا بہترین خطیب بن گیا۔

لارڈ بائرن جو لنگڑے تھے۔ اس احساس میں مبتلا ہوئے۔ کہ وہ نہ تو تیز چل سکتے ہیں اور نہ دوڑ سکتے ہیں۔ اپنے اس احساس کمتری کو دور کرنے کے لئے انہوں نے پیراکی سیکھی۔ اور اتنی مشق کی کہ اپنے وقت کے سب سے بڑے تیراک بن گئے۔

برطانیہ کے وزیر اعظم ونسٹن چرچل بچپن میں ہکلاتے تھے۔ لیکن آج اپنے وقت کے بہترین مقرر ہیں۔

اس جہان آب و گل میں نقص سے تو کوئی بھی خالی نہیں۔ کیا آپ کا خیال ہے۔ سو دنیا میں سنگ مرمر کے سادے ٹکڑے اتنے ہی خوبصورت ہیں جتنے کہ وہ ٹکڑے جو تاج محل میں لگائے گئے ہیں۔

آپ کو اس دنیا میں پسند کیا جا سکتا ہے۔ کامیابی آپ کے قدم چوم سکتی ہے۔ بشرطیکہ آپ اپنے ذہن کو تربیت دیں۔ تمام لغویات کو دماغ سے نکال دیں۔ اور زندگی کے ناگزیر طوفانوں کو اس طرح جذب کریں۔ جس طرح کسی موٹر کا ٹائر ناہموار سڑک کے دھچکوں کو جذب کر لیتا ہے۔ آپ کو قائد اعظم کی طرح ہر تنقید پر خاموشی سے کان دھرنا چاہیئے۔ کیونکہ ایک تخلیقی دماغ کی یہی نشانی ہے۔ اپنی صلاحیتوں اور خوبیوں کو اجاگر کرنا چاہیئے۔ بڑی سے بڑی مخالفت کو بڑے سکون کے ساتھ سننا ایک خوبی ہے۔ مخالفانہ خیال کا نام تنقید نہیں۔ بلکہ تنقید در اصل نام ہے کسی بھی کام منصوبہ یا مقصد کے ہر پہلو پر غور کرنے کا —— یہ زندگی واقعات سے بھرپور ہے۔ اور ممکنات کا ہر پہلو اپنے اندر میں سمیٹے ہوئے ہے۔ جن کے ذریعے زندگی کی سنگلاخ راہوں پر چلا جا سکتا ہے

ہم ذہنی الجھن کو اعصابی شدت کا ظہور سمجھ سکتے ہیں۔ جو خیر کا مخفی سرچشمہ ہے۔ لیکن جب یہی بیکار اور غیر حقیقی مسائل پر صرف ہوتا ہے تو یہ لازماً سوکھ جاتا ہے۔ اس سے مسلسل فیضیاب ہونے کے لئے ہمیں چاہیئے۔ کہ اسے زندگی کا ایک جزو سمجھ کر قبول کریں۔ اور اس کے ناجائز استقلال کی بجائے اس کی جائز اور سیر حاصل سبیل نکالیں۔ جو کچھ بھی مشکل نہیں۔ اگر ہم ان تمام چیزوں کی ایک فہرست بنالیں۔ جو ہماری پریشانیوں کا باعث بنتی ہیں۔ تو ایک طائرانہ نظر بتائے گی۔ کہ ان میں کتنی ہی چیزیں بے بنیاد ہیں۔ اور غیر واضح ہیں

اکثر لوگ جن پریشانیوں میں مبتلا رہتے ہیں وہ یہ ہیں

(۱) ۴۰ فیصد پریشانیاں، ناممکن الوجود چیزوں کے متعلق

(۲) ۳۰ فیصد پریشانیاں۔ گزشتہ واقعات و واردات کے متعلق۔ جسے کسی کی پریشانی نہیں بدل سکتی۔

(۳) ۱۲ فیصد صحت کے متعلق وہم اور غیر ضروری اندیشے۔

(۴) ۱۰ فیصد معمولی متفرق پریشانیاں

(۵) ۸ فیصد جائز اور حقیقی پریشانیاں

صحیح تناسب کو پیش نظر رکھتے ہوئے اگر ہم اپنی پریشانیوں کا جائزہ لیں تو ان میں سے چند کا تو فوری ازالہ ہو سکتا ہے۔ جن چیزوں سے ہم ڈرتے ہیں۔ وہ در اصل شاذ ہی واقع ہوتی ہیں۔

بہت سے ایسے طریقے ہیں۔ جن سے ہم اپنی پریشانیوں اور مشکلات کو ایک خاص متناظر میں رکھ سکتے ہیں۔

—— ٹالسٹائی کو روس اور سائبیریا کے لق و دق میدانوں میں غروب آفتاب کے وقت مغربی افق کے خوشنما رنگوں کو دیکھ کر اپنے وہم و خیال پر شرم محسوس ہوئی —— زندگی سے متعلق لاحاصل پریشانیاں اس کی نظر میں ہیچ ہو کر رہ گئیں۔ اسے محسوس ہوا۔ کہ یہ دنیا خوبصورتی کی بے شمار دولتوں سے مالا مال ہے

(شہباز)

درخواستِ دعا:۔ جنابہ پھوپھی صاحبہ محترمہ ربوہ میں اور میری نواسی لاہور میں بیمار رہیں۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔ (محمد صدیق از لاہور)

جامعہ احمدیہ میں اپنے بچوں کو داخل کرائیں

جامعہ احمدیہ ایک مذہبی اور دینی درسگاہ ہے۔ اس درسگاہ کے قیام کی عظمت و اہمیت کا اس امر سے پتہ چلتا ہے۔ کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ نے تبلیغی ضرورتوں کے پیش نظر اسے جاری فرمایا۔ تاکہ جماعت میں ایسے علماء پیدا ہوں۔ جو لوگوں کو دین اسلام سکھائیں۔ اور اسلام کی تبلیغ و اشاعت کریں۔ گویا حضور علیہ السلام نے دنیا کی حیاتِ روحانی کے لئے آبِ بقا کا چشمہ جاری فرما دیا۔ چنانچہ بفضل تعالیٰ اب ہمارے مبلغین کی اکثریت اس درسگاہ کے فارغ التحصیل طلباء پر مشتمل ہے۔ اور روحانی فوج کے ان قلیل التعداد سپاہیوں نے تھوڑے عرصہ میں ہی اپنی مساعی جمیلہ سے دنیا میں ایک عظیم الشان انقلاب پیدا کر دیا ہے۔ اور دنیا کے دلوں میں اسلام و احمدیت کی تعلیم کی عظمت و برتری کا سکہ بٹھاتے چلے جا رہے ہیں مگر دنیا میں اب جلدی جلدی تغیرات ہو رہے ہیں۔ ان کے پیش نظر جماعت کے لیے ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ اپنی مساعی و کوششوں کو تیز تر کر دے۔ حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس اہم امر کی طرف جماعت کو بار بار توجہ دلائی ہے۔ حضور انور نے ۱۹۴۵ء میں جامعہ احمدیہ کے داخلہ کی عام تحریک کرتے ہوئے فرمایا:۔

"خدا تعالیٰ تم سے تمہاری جانوں کا مطالبہ کرتا ہے۔ اور وہ اس صورت میں کہ اپنی اولادیں دین کی خاطر وقف کرو۔ اگر تم دین کے لئے اپنی اولادیں دینے کے لئے تیار نہیں ہو سکے۔ تو خدا تعالیٰ تمہاری اولادیں شیطان کو دے دیگا۔ یاد رکھو دنیا میں کسی کی اولاد اس کے پاس نہیں رہتی اگر تمہاری اولاد خدا کی ہو کر نہیں رہے گی تو وہ شیطان کی ہو جائے گی"

(الفضل ۱۰ جنوری ۱۹۴۵ء)

خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ زندہ خدا کی ایک زندہ جماعت ہے۔ اور جماعت کے ہر فرد میں اسلام کا درد موجود ہے۔ پس اسلام و احمدیت کی تبلیغ و اشاعت کے لئے جس قربانی کا مطالبہ ہم سے اس وقت کیا گیا ہے۔ اس قربانی کو پیش کرنا ہم میں سے ہر صاحب اولاد کے لئے ضروری ہے۔ امید ہے کہ آپ خود اپنے بچوں کو جامعہ احمدیہ میں داخل فرمائیں گے۔ اور اپنے عزیز رشتہ داروں اور دیگر احباب کو بھی تحریک فرمائیں گے۔ کہ وہ بھی حضور کے ارشاد کے مطابق اپنے اپنے بچوں کو جامعہ احمدیہ میں داخل فرمائیں۔ تاکہ آپ کے بچے بفضلہ تعالیٰ علم دین حاصل کر کے مجاہدین اسلام بنیں۔ اور اسلام و احمدیت کو دنیا بھر میں پھیلا دیں۔

ولادت:۔ میرے لڑکے نور احمد آف ڈسکہ کو اللہ تعالیٰ نے دوسرا فرزند عطا فرمایا ہے۔ تمام احباب سے دعا کی درخواست ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ عزیز کو لمبی زندگی دے اور خادم دین بنائے۔ (خاکسار غلام حسین امیر جماعت احمدیہ دسایوالہ چھنی)

پاکستان میں "دائیں ہاتھ چلو" کی سکیم عنقریب نافذ کر دی جائیگی

کراچی یکم دسمبر۔ روڈ ٹرانسپورٹ کے مرکزی اور صوبائی عہدیداروں اور نجی اداروں کے نمائندوں کے ایک اجلاس میں "دائیں ہاتھ چلو" کے منصوبے کو عملی جامہ پہنانے کے سوال پر غور و خوض ہوا۔ وزارت مواصلات کے جائنٹ سیکرٹری مسٹر ہارڈی نے اجلاس کی صدارت کی۔

اجلاس میں حکومت کو مشورہ دیا گیا۔ کہ اس منصوبے کو پورے طور پر عملی جامہ پہنانے کے لئے نو مہینے کا وقفہ دینا ہوگا۔ اس کانفرنس میں سڑکوں پر نصب شدہ علامات اور راستوں کی تبدیلی پر بھی غور کیا گیا۔ اجلاس نے کراچی میں سائیکل رکشاؤں کو بند کرنے کا بھی فیصلہ کیا۔

بھارت کے تجارتی بیڑے میں توسیع

نئی دہلی یکم دسمبر۔ بھارتی حکومت تجارتی بیڑے کی توسیع کے لئے زبردست کوشش کر رہی ہے۔ مختلف جہاز ران کمپنیوں کو مزید جہاز حاصل کرنے کے لئے آسان شرطوں پر آٹھ کروڑ روپے قرض دیئے گئے ہیں۔ گذشتہ ایک برس میں ملک میں ۴ لاکھ ۵۳ ہزار ٹن سے بڑھ کر ۴ لاکھ ۷۳ ہزار ٹن کے جہاز ہو گئے ہیں۔ اور مزید ۳۶ ہزار ٹن کے گیارہ ہزار جہاز زیر تعمیر ہیں۔

پنجاب میں گندم کا راشن بدستور قائم رہیگا

لاہور یکم دسمبر۔ لاہور کے ایڈیٹروں کی کانفرنس میں یہ تجویز پیش کی گئی تھی کہ پنجاب میں گندم کے راشن پر سے پابندی اٹھالی جائے۔

پنجاب سکو زیر غور رکھنے تجویز کا جائزہ لیتے ہوئے حکومت کی خوراک کی پالیسی کی وضاحت کی ۱۹۵۲ء میں گندم کی قلت تھی ۱۹۵۲ء کی صورت حال سے بچنے کے لئے مرکزی حکومت نے فروری ۱۹۵۳ء میں فیصلہ کیا۔ کہ ۵ لاکھ ٹن گندم کا ہر وقت ذخیرہ محفوظ رکھا جائے۔ اس پالیسی کی روشنی میں اپریل ۱۹۵۴ء میں فیصلہ کیا گیا۔ کہ گندم کا کچھ اور ذخیرہ فوری ضرورت پر قابو پانے کے لئے محفوظ رکھا جائے۔ اس کے علاوہ قیمتوں میں توازن قائم رکھنے کے انتظامات کئے گئے۔ لیکن فصل خریف خراب ہونے کی وجہ سے ۱۹۵۴ء میں گندم منڈیوں میں نہیں آئی۔ اور اس کی وجہ سے تمام صوبہ میں گندم کی قیمت چڑھ گئی۔ اسلئے حکومت پنجاب نے محسوس کیا ہے کہ عام خریداروں کے مفاد کے پیش نظر راشن کی پابندی قائم رکھی جائے۔

دس ہزار میل فی گھنٹہ کی رفتار والا طیارہ

لندن یکم دسمبر۔ دو انجینیروں والٹر ڈاہنبرجر اور کرافٹ ایریکسا نے دس ہزار میل فی گھنٹہ کی رفتار پر پرواز کرنے والے ایک ہوائی طیارے کا ڈیزائن تیار کیا ہے۔ اس میں سیال "آکسیجن" اور مٹی کا تیل ایندھن کے طور پر استعمال ہوگا۔ یہ طیارہ اس وقت امریکہ کی بیل ایئر کرافٹ کارپوریشن کے زیر غور ہے۔ اور شاید ایسے طیارے حکومت امریکہ کے لئے تعمیر کرنے کا آرڈر مل جائے۔

یہ جڑواں طیارے ہوں گے۔ اور اسی حالت میں اسے راکٹ سے چلنے والی ایک سلیج کے ذریعہ اڑایا جائے گا۔ جو اسے گیارہ سو میل فی گھنٹہ پر دھکیلے گی۔ اس کے بعد دونوں میں سے بڑی مشین کا انجن چلنے لگے گا۔ اور اس کی رفتار ۳۵۰۰ میل فی گھنٹہ ہو جائے گی۔

زمین سے ۵ میل اوپر جا کر چھوٹا طیارہ علیحدہ ہو جائے گا۔ اور آہستہ آہستہ زمین پر اتر آئے گا۔ اور بڑا طیارہ اڑتے ہوئے سو میل کی بلندی پر جا پہنچے گا۔ اس بلندی پر اس کا ایندھن ختم ہو چکا ہوگا۔ مگر وہ بتدریج اترتے ہوئے ۵۰ میل کی بلندی پر آ جائے گا۔ اور اس وقت تک دشمن کے علاقے میں پہنچ کر ایٹم بم گرا دے گا۔ اس پرواز کے دوران میں طیارے کی رفتار دس ہزار میل فی گھنٹہ ہو جائے گی۔

برطانیہ میں طوفان و باراں سے تباہ کاری

لندن یکم دسمبر۔ پچھلے دنوں سمندر کے طوفان نے گوڈون سینڈس میں روشنی کے ایک جہاز کو ڈبو دیا تھا۔ اس کی جگہ اور جہاز بھیج دیا گیا۔ اول الذکر جہاز کے عملے کے آٹھ آدمیوں میں سے سات ہلاک ہو گئے تھے۔ اس طوفان میں دو برطانوی تیل بردار جہاز بھی پھنس گئے تھے۔ لیکن ان کو کھینچ کر کنارہ پر پہنچا دیا گیا ہے۔ اسپین کے ماہی گیروں کی دو کشتیاں خشکی پر چڑھ گئیں۔ کوئی جانی نقصان نہیں ہوا۔

بھارت، امریکہ آسٹریلیا نیوزی لینڈ اور کنیڈا سے امداد لے رہا ہے

نئی دہلی یکم دسمبر۔ بھارت کے وزیر مالیات نے بتایا۔ کہ ۱۹۵۴ء ۱۹۵۵ء میں آسٹریلیا، کینیڈا، امریکہ اور نیوزی لینڈ بھارت کو امداد دیں گے۔ انہوں نے کہا کہ کینیڈا سے اس سال ۱۳،۱۵ ملین کی اقتصادی امداد بھارت کو ملے گی۔ آسٹریلیا ۶۰ ریلوے انجن اور بجلی کا سامان دے گا۔ امریکہ ۶۰،۵ ملین ڈالر کا فالتو زرعی اور غیر زرعی سامان گندم، کپاس، لوہا، فولاد، ریل کے ڈبے، ڈی۔ ڈی۔ ٹی وغیرہ دے گا۔ نیوزی لینڈ کی حکومت ۲ لاکھ ۵۰ ہزار پونڈ کا خشک دودھ اور دودھ سے بنی ہوئی اشیاء بھارت کو دے گی۔ وزیر مالیات نے بتایا۔ کہ ان تمام ممالک نے یہ امداد دینے کا اعلان کر دیا ہے۔

پنجاب ایکسپریس پشاور تک جایا کرے گی

کراچی یکم دسمبر۔ پنجاب ایکسپریس پشاور تک جانے لگے گی۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ اس سلسلہ میں حکام نے فیصلہ کر لیا ہے۔ اور اس پر آئندہ سال کے آغاز میں عمل کیا جا سکتا ہے۔ یاد رہے کہ پنجاب ایکسپریس ملک میں سب سے زیادہ تیز رفتار گاڑی ہے۔ وہ کراچی سے راولپنڈی تک ۹۳۴ میل کا راستہ تقریباً ۲۸ گھنٹے میں طے کرتی ہے۔ جب وزیر مواصلات ڈاکٹر خان صاحب اپنے صوبہ میں گئے تھے۔ تو ان سے یہ مطالبہ کیا گیا تھا۔ اور انہوں نے اس پر غور کرنے کا وعدہ کیا تھا۔

چرچل کی ۸۰ ویں سالگرہ پر آئزن ہاور کا پیغام تہنیت

واشنگٹن یکم دسمبر۔ صدر آئزن ہاور نے برطانیہ کے وزیر اعظم مسٹر ونسٹن چرچل کو ان کی سالگرہ پر مبارکباد کا پیغام بھیجا ہے۔ جس میں انہوں نے اس ۸۰ سالہ مدبر کو آزادی کا بہت بڑا محافظ قرار دیا ہے۔

اقوام متحدہ میں ایٹم برائے امن کی نمائش

نیویارک یکم دسمبر۔ یہاں اقوام متحدہ کے صدر دفاتر میں ایٹم برائے امن کی نمائش کا افتتاح ہوا۔ جس میں بتایا گیا ہے۔ کہ ایٹمی توانائی کو نوع انسان کے فائدے کے لئے کس طرح استعمال کیا جا سکتا ہے۔ نمائش کا اہتمام شعبہ اطلاعات ریاست ہائے متحدہ امریکہ نے کیا ہے۔

نمائش دو حصوں پر مشتمل ہے۔ ان میں سے ایک حصہ کی نمائش یہاں ہو رہی ہے۔ جو پانچ دن تک جاری رہے گی۔ اس کے بعد دونوں حصے عنقریب پاکستان اور ہندوستان روانہ کر دیئے جائیں گے جہاں ایٹم برائے امن کی نمائش کی جائے گی۔ نمائش کا ہر حصہ مجموعہ تصاویر۔ برقی روشنی کے بورڈ اور ایٹمی قوت کے پیدا کرنے والے آلات کے نمونوں پر مشتمل ہے۔ جن کی جملہ تعداد ۵۹ ہے۔

آسٹریلیا اور انڈونیشیا میں معاہدہ

جاکرتا یکم دسمبر۔ آسٹریلیا اور انڈونیشیا کے درمیان تجارتی معاہدہ کے لئے جو گفتگو ہو رہی تھی۔ وہ آخر کار کامیاب ثابت ہوئی۔ دونوں ملکوں کے باختیار نمائندوں نے ایک معاہدہ پر دستخط کر دیئے ہیں۔ اس معاہدہ کے تحت آسٹریلیا۔ انڈونیشیا کو ہسپتالوں کے سامان، مشینری، کاغذ اور مویشی سپلائی کرے گا۔ اور انڈونیشیا نے ربڑ، تمباکو، چائے، لکڑی اور تارپین کا تیل وغیرہ دینا منظور کیا۔

مغربی نیوگنی کے متعلق سمجھوتہ کا کوئی امکان نہیں

نیویارک یکم دسمبر۔ نیدرلینڈ کے نمائندے نے اقوام متحدہ کی سیاسی کمیٹی میں تقریر کرتے ہوئے کہا ہے کہ مغربی نیوگنی کے متعلق انڈونیشیا اور نیدرلینڈ کے درمیان سمجھوتہ کا کوئی امکان نہیں۔ انڈونیشیا نے جنرل اسمبلی سے اپیل کی ہے۔ کہ بلا تاخیر مغربی نیوگنی کے مستقبل کے بارے میں گفت و شنید شروع کی جائے۔ نیدرلینڈ کے نمائندے نے اپنی تقریر میں یہ بھی کہا ہے۔ کہ ہماری حکومت اس مسئلہ پر تبادلہ خیالات کرنے کے لئے تیار نہیں۔ ماضی میں بھی گفت و شنید بے سود اور بے معنی ثابت ہوئی تھی۔ اور اس کی روشنی میں آئندہ گفتگو کا امکان بہت کم ہے۔ اور اس کا کوئی نتیجہ نہیں نکلے گا۔

تجارتی نرخ

لاہور مارکیٹ

ماش سیاہ ۱۲ روپے تا ۱۳/- روپے۔ ماش سبز ۱۲/- روپے تا ۱۴/- روپے۔ مونگ لائلپور آباد ۱۱/۴ روپے۔ مونگ پنجاب ۱۰/- روپے۔ مسور سندھ ۲۳/- روپے مسور پنجاب ۱۳/- روپے۔ چنے سیاہ ۱۴/۷ روپے تا ۸/- روپے۔ چنے سفید ۱۱/- روپے تا ۱۲/- روپے۔ لوبیا سفید موٹا ۳۲/- روپے۔ باجرہ ۱۰/- روپے۔ چاول باسمتی ۲۷/- روپے تا ۳۰ روپے۔ چاول سفید موٹا ۱۱/- روپے تا ۱۲/۸ روپے۔ چاول ٹوٹا ۱۵/- روپے تا ۱۶ روپے۔ بیسن ۹/۸ دال چنا ۹/- روپے۔ دال ماش ۱۶/- روپے۔ دال مسور ۱۶/- روپے۔ دال مونگ ۱۵/- روپے۔ دال ماش سفید ۲۱/- روپے تا ۲۳ روپے۔ دال مونگ سفید ۱۹/- روپے تا ۲۰/- روپے۔ دال ماش سفید ۱۸ روپے دال مونگ ۱۸

سوجی سپیشل ۱۸/- روپے

مغربی جرمنی کو دوبارہ مسلح کرنے سے جنگ کا خطرہ بڑھ گیا ہے

(مسٹر مولوٹوف)

ماسکو یکم دسمبر۔ روس کے وزیر خارجہ مسٹر مولوٹوف نے کمیونسٹ ممالک کے نمائندوں کے سامنے ایک تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ مغربی طاقتوں نے مغربی جرمنی کو دوبارہ مسلح کرنے کا جو فیصلہ کیا ہے۔ اس کے پیش نظر ہمیں اپنی تیاریاں تیز تر کر دینی چاہئیں۔ یاد رہے کہ مغربی جرمنی کو دوبارہ مسلح کرنے کا فیصلہ پیرس کانفرنس میں کیا گیا تھا۔ مسٹر مولوٹوف تحفظ یورپ کے سوال پر غور کرنے والی ایک کانفرنس کو خطاب کر رہے تھے جس میں صرف کمیونسٹ ممالک شریک تھے۔

انہوں نے کہا۔ کہ یورپ میں حالات تیزی سے بگڑ رہے ہیں۔ امریکہ، برطانیہ اور فرانس نے مغربی جرمنی کو مسلح کرنے کا جو راستہ اختیار کیا ہے۔ اس سے امن کیلئے زبردست خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔ کانفرنس میں روس۔ پولینڈ چیکوسلواکیہ۔ مشرقی جرمنی۔ ہنگری۔ بلغاریہ اور رومانیہ کے مندوب شریک ہوئے۔

مقبوضہ کشمیر کی بخشی حکومت نے نشہ بندی کے پروگرام پر عمل کرنے سے انکار کر دیا

نئی دہلی۔ یکم دسمبر۔ نائب وزیر منصوبہ بندی مسٹر ایس۔ این مصرا نے آج راجیہ سبھا میں ایک سوال کے تحریری جواب میں بتایا۔ کہ مختلف ریاستی حکومتوں نے منشیات کے استعمال کو ممنوع قرار دینے کی پالیسی پر عملدرآمد کے نتائج اور اس کے بارے میں آئندہ کارروائی کے سلسلے میں مرکزی حکومت کو مختلف جوابات بھیجے ہیں جمّوں وکشمیر نے اس بناء پر نشہ بندی کے پروگرام پر عمل کرنے سے اظہار معذوری کیا ہے۔ کہ ریاست کی معاشیات کا انحصار سیاحوں کی آمد و رفت پر ہے۔

روس اور افغانستان میں معاہدہ تجارت

پیرس۔ یکم دسمبر روسی نیوز ایجنسی تاس نے اعلان کیا کہ روس اور افغانستان کے درمیان ایک نئے معاہدہ تجارت پر دستخط ہو گئے ہیں۔ روس افغانستان کو پیرافین چینی۔ سوتی کپڑا۔ موٹریں اور مشینیں مہیا کرے گا۔ جبکہ افغانستان روس کو اون کپاس اور کھالیں وغیرہ سپلائی کرے گا۔

مسٹر چرچل کے خلاف قرارداد مذمت پیش کی جائیگی

لندن یکم دسمبر۔ مسٹر ونسٹن چرچل نے ہفتہ رواں کے آغاز میں جرمنی کی ازسرنو اسلحہ بندی کے متعلق جو تقریر کی تھی۔ اس کی بناء پر لیبر اپوزیشن کی طرف سے پارلیمنٹ کے آئندہ اجلاس میں قرارداد مذمت پیش کی جائے گی۔ لیبر پارٹی کے عہدہ داروں کا ایک جلسہ اس سوال پر غور کرنے کے لئے ہونے والا ہے کہ مسٹر چرچل کی مذکورہ بالا تقریر کے متعلق کیا روش اختیار کی جائے۔ مسٹر چرچل کی مذکورہ بالا تقریر کے یہ جملے خصوصیت سے موضوع بحث بنے ہوئے ہیں۔ کہ ہم نے دوسری جنگ عظیم کے خاتمہ سے پہلے حکم دیا تھا۔ کہ جرمن افواج کے ہتھیار احتیاط سے جمع کئے جائیں۔ تاکہ ان کو روسیوں کی پیشقدمی جاری رہنے کی صورت میں آسانی سے پھر جرمن سپاہیوں کے حوالے کیا جا سکے۔" برطانی لیبر اپوزیشن کے علاوہ روس میں بھی سر چرچل کے اس انکشاف کے خلاف اظہار بیزاری کیا جا رہا ہے۔ اور اخبار "پراودا" میں روسی مبصر مسٹر اے پاڈلوف کا ایک مضمون شائع ہوا ہے۔ مضمون نگار سر چرچل کی اس حرکت کو غداری کے مترادف قرار دیتا ہے۔

ہندوستان کوریا کے تعطل کو دور کرنے کے لئے کوئی نئی تجویز پیش نہ کریگا

دہلی یکم دسمبر۔ ہندوستان نے فیصلہ کیا تھا۔ کہ اقوام متحدہ اسمبلی کے موجودہ اجلاس میں مسئلہ کوریا میں پیدا شدہ تعطل کو دور کرنے کے لئے کوئی نئی تجویز مغربی ممالک کی طرف سے حوصلہ افزا جواب وصول ہوئے بغیر پیش نہ کی جائے۔ چونکہ مغربی طاقتوں نے اب تک کوئی حوصلہ افزا جواب نہیں دیا ہے۔ اس لئے ہندوستان اپنے سابق فیصلے پر قائم ہے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ مسٹر کرشنا مینن نے ایک قرارداد کی تحریک کی تھی۔ کہ جنیوا کانفرنس کے تین صدر حضرات مسئلہ کوریا کو طے کرنے کے لئے ازسرنو کوشش کریں۔ مسٹر کرشنا مینن کی یہ تحریک ایک غیر رسمی اقدام سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتی۔ جس کا مقصد اقوام متحدہ کے حلقوں کی رائے معلوم کرنا تھا۔ وہ کوئی فیصلہ کن بحث چھیڑنا نہیں چاہتے تھے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ مسٹر کرشنا مینن آئندہ ماہ ہندوستان واپس آ جائیں گے۔

چھوٹی بچتوں کی سکیم

لاہور یکم دسمبر۔ اکتوبر کے مہینہ میں صوبہ میں چھ لاکھ بارہ ہزار روپیہ چھوٹی بچتوں کی سکیم میں لگایا گیا۔ ضلع ملتان میں ایک لاکھ پچیس ہزار۔ ضلع لاہور میں ایک لاکھ پچیس ہزار اور ضلع لائل پور میں نواسی ہزار روپیہ لگایا گیا۔

کرکٹ کے پہلے ٹیسٹ میچ میں آسٹریلیا کی ٹیم نے انگلستان کی ٹیم کو ہرا دیا

برسبین (آسٹریلیا) برسبین میں انگلستان اور آسٹریلیا کے پہلے ٹیسٹ میچ میں آسٹریلیا کی ٹیم نے انگلستان کو ایک اننگز۔ اور ایک سو چون رنز سے ہرا دیا۔ آج میچ کے پانچویں دن برطانوی ٹیم دو سو ستاون رن بنا کر آوٹ ہو گئی۔ آسٹریلیا کی ٹیم نے اس سے پہلے آٹھ وکٹوں پر چھ سو ایک رنز بنا کر کھیل ختم ہونے کا اعلان کر دیا تھا۔ انگلستان نے اپنی پہلی اننگز میں ایک سو نوے رنز بنائیں۔ اور دوسری اننگز میں دو سو ستاون رنز۔

خیرسگالی وفد کی وزیر تعلیم سے ملاقات

لاہور یکم دسمبر۔ مشرقی بنگال کا جو خیرسگالی وفد آج کل مغربی پاکستان کا دورہ کر رہا ہے۔ اس نے آج لاہور میں وزیر تعلیم چودھری علی اکبر سے ملاقات کی چودھری علی اکبر نے امید ظاہر کی کہ اس وفد کے دورہ کرنے سے پاکستان کے دونوں حصوں کو متحد کرنے میں بڑی مدد ملے گی۔ انہوں نے کہا۔ دونوں حصوں کے دور ہونے کی وجہ سے جو دشواریاں ہیں۔ وہ آپس کے میل جول کی وجہ سے ختم ہو جائیں گی۔ وفد نے آج تیسرے پہر صوبائی اسمبلی کی کارروائی سنی۔

امریکی ممبروں کی تہران کو روانگی

کراچی یکم دسمبر۔ امریکی ایوان نمائندگان کی امور خارجہ کمیٹی کے دو ممبر جو پاکستان کے دورہ پر آئے ہوئے تھے۔ آج دوپہر کراچی سے تہران روانہ ہو گئے۔

سکولوں کے لئے کولمبو منصوبہ کے تحت امداد

لاہور یکم دسمبر۔ لائل پور کے ٹیکنیکل ہائی سکولوں کے لئے برطانیہ کولمبو منصوبہ کے تحت سامان دے گا۔ برطانیہ دو ہزار روپے کی کتابیں اور نوے ہزار روپے کا سامان بھیجے گا۔

لاہور یکم دسمبر۔ محکمہ زراعت پنجاب نے یکم دسمبر سے ۱۵ر اپریل تک پھل اور سبزیاں محفوظ کرنے کے تھوڑی تھوڑی مدت کے کورسوں کا اہتمام کیا ہے۔

تھل کے علاقہ میں مزید درخت اگانے کی نئی اسکیم پر کام شروع کر دیا گیا

لاہور یکم دسمبر۔ پنجاب میں تھل کے علاقہ میں مزید درخت لگانے کی نئی سکیم پر کام شروع کر دیا گیا ہے۔ اس سلسلہ میں جنوبی لیہ کا زرعی ڈویژن جنگلی فصلیں اگانے کا کام کر رہا ہے۔ ان فصلوں سے جو آمدنی ہو گی۔ وہ درختوں کے اگانے میں خرچ کی جائیگی۔ اسی کی وجہ یہ ہے کہ تھل کی ترقی کے لئے جو رقم بجٹ میں مخصوص کی گئی ہے۔ اس میں مزید شجر کاری کے لئے گنجائش نہیں ہے۔ اسّی ایکڑ زمین میں چنا گیہوں اور تارامیرا بویا جا چکا ہے۔ نیز سو ایکڑ زمین اب کی فصل کے لئے تیار کی جا چکی ہے۔

لاہور یکم دسمبر۔ ۱۵ر نومبر ۱۹۵۴ء سے تحصیل چونیاں ضلع لاہور کے ایک سو باون دیہات تحصیل قصور میں منتقل کئے گئے۔

اعلان نکاح

مورخہ ۲۹ ؍ بعد نماز مغرب مکرم سید بہاول شاہ صاحب نے حلقہ مسجد رتن باغ لاہور (جودھامل بلڈنگ) میں عزیزہ مبارکہ ثمینہ بیگ صاحبہ بنت مکرم مرزا محمد سعید بیگ صاحب لاہور کا نکاح میرے لڑکے عزیزم شیخ بشیر احمد صاحب کے ساتھ بعوض ڈیڑھ ہزار روپیہ حق مہر پڑھا۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دعا کریں۔ کہ یہ رشتہ جانبین کے لئے بابرکت ثابت ہو۔ خاکسار شیخ محمد الدین پنشنر مختار عام صدر انجمن احمدیہ ۳۰/۱۱/۵۴ھ